# دل آزاری کے بدلے دل آزاری کرسکتے ہیں؟

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر: Nor:12365 تاریخ: 24-08-2022

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ اگر کسی شخص نے کسی مسلمان کو تھپڑ مارا یا مذاق اڑایا جس سے اس کی دل آزاری ہوئی، تو کیا بدلے میں اس کو تھپڑ مار سکتے ہیں یا اس کا بھی اسی انداز میں مذاق اڑا سکتے ہیں، جس سے اس کی دل آزاری ہو؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

اولاً یہ بات ذہن نشین رہے کہ شرعی سزاؤں (قصاص، حدود و تعزیرات) کو نافذ کرنے کا حق صرف حاکمِ اسلام یا اس کے نائب کو ہے، ان کے علاوہ کسی کو ان سزاؤں کے نافذ کرنے کا اختیار نہیں۔ ثانیاً یہ کہ کسی مسلمان کو ناحق تھپڑ مارنا یا اس کا مذاق اڑا کر اس کی دل آزاری کرنا، ناجائز و حرام اور گناہ کا کام ہے۔ قرآن و حدیث میں مسلمان کو ناحق اذیت دینے والے کے متعلق سخت وعیدات وارد ہوئی ہیں، لیکن شریعت نے اس میں کوئی قصاص مقرر نہیں فرمایا، بلکہ علماء نے صراحت فرمائی ہے کہ ان چیزوں میں کوئی قصاص نہیں۔ لہٰذا پوچھی گئی صورت میں حکمِ شرع یہ ہے کہ جس شخص نے بھی کسی مسلمان کو ناحق تھپڑ مار کر اسے تکلیف پہنچائی یا اس کا مذاق اڑا کر اسے قلبی رنج پہنچایا، وہ گنہگار اور حق العبد میں گرفتار ہوا، اس پر لازم ہے کہ اپنے اس جرم سے اللہ کریم کے حضور معافی مانگے اور اس مسلمان سے بھی اپنا قصور معاف کروائے۔

فتاوی رضویہ میں ہے: ”بہتان اٹھانا، ناجائز طور پر آبرو لینا، جعل، دغا، فریب یہ سب باتیں گناہ ہیں، خواہ اپنی عورت کے ساتھ ہوں، خواہ کسی کے ساتھ، اور ان گناہوں کے لئے شرع نے کوئی حد مقرر نہ فرمائی، تو ان میں سزائے تعزیر ہے،

جس کا اختیار حاکمِ شرع کو ہے"  **(فتاوی رضویہ، جلد13، صفحہ616،615، رضافاؤنڈیشن، لاھور)**

حدود و قصاص و تعزیرات کا اختیار غیر سلطان کو نہیں۔ اس کے متعلق امامِ اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "حدود و تعزیر و قصاص جس کا اختیار غیر سلطان کو نہیں۔"

**(فتاوی رضویہ، جلد14، صفحہ169، رضافاؤنڈیشن، لاھور)**

تھپڑ، مکا وغیرہ مارنے میں کوئی قصاص نہیں۔ اس کے متعلق درِ مختار میں مجتبیٰ سے منقول ہے: "لا قود فی لطمۃ و وکزۃ ووجاۃ" یعنی تھپڑ مارنے، مکا مارنے یا دھکا دینے میں قصاص نہیں۔

اس کے تحت ردالمحتار میں طحطاوی سے منقول ہے: "فالثلاثۃ راجعۃ الی الضرب بالید وما ذکرہ لاینافی ثبوت التعزیر" یعنی یہ تینوں ہاتھ سے مارنے کی طرف راجع ہیں اور مصنف نے جو ذکر کیا (کہ اس میں قصاص نہیں)، تو یہ ثبوتِ تعزیر کے منافی نہیں ہے۔ **(ردالمحتار علی الدرالمختار، جلد10، صفحہ250، مطبوعہ کوئٹہ)**

بہارِ شریعت میں ہے: "تھپڑ مارا یا گھونسہ مارا یا دبوچا، تو ان کا قصاص نہیں ہے۔"

**(بہارِ شریعت، جلد3، حصہ18، صفحہ790، مکتبۃ المدینہ، کراچی)**

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "جو شخص مسلمان کو کسی فعل یا قول سے ایذاء پہنچائے، اگرچہ آنکھ یا ہاتھ کے اشارے سے وہ مستحق تعزیر ہے۔"

**(بہارِ شریعت، جلد2، حصہ9، صفحہ407، مکتبۃ المدینہ، کراچی)**

امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "ایذائے مسلم بے وجہ شرعی حرام قطعی ۔قال اللہ تعالیٰ: ﴿وَ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ بِغَیْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّ اِثْمًا مُّبِیْنًا﴾۔ آنانکہ آزار دہند مردان مومن و زنان مومنہ را بے جرم پس بہ تحقیق کہ بہتان و گناہ آشکارا برخود برداشتند۔ سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماید: من اٰذی مسلما فقد اٰذانی ومن اٰذانی فقد اٰذی اللہ۔ ہر کہ مسلمانے را آزار داد مرا اذیت رسانید و ہر کہ مرا اذیت رساند حق تعالیٰ را ایذا کرد، اے و ہر کہ او سبحانہ را ایذا کرد پس سر انجام ست کہ بگیرد اورا" یعنی مسلمان کو بغیر کسی شرعی وجہ کے تکلیف دینا قطعی حرام ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ بِغَیْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّ

اِثْمًا مُّبِیْنًا﴾ وہ لوگ جو ایماندار مردوں اور عورتوں کو بغیر کسی جرم کے تکلیف دیتے ہیں، بے شک انہوں نے بہتان اور کھلا گناہ اپنے ذمے لے لیا۔ سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: "من اٰذی مسلما فقد اٰذانی ومن اٰذانی فقد اٰذی اللہ" جس نے مسلمان کو تکلیف دی اس نے مجھے تکلیف دی اور جس نے مجھے تکلیف دی اس نے اللہ تعالیٰ کو تکلیف دی۔ یعنی جس نے اللہ تعالیٰ کو تکلیف دی بالآخر اللہ تعالیٰ اسے عذاب میں گرفتار فرمائے گا۔"

**(فتاوی رضویہ، جلد24، صفحہ426،425، رضافاؤنڈیشن، لاہور)**

فتاوی رضویہ میں ہے: "حق العبد ہر وہ مطالبہ مالی ہے کہ شرعاً اس کے ذمہ کسی کے لیے ثابت ہو اور ہر وہ نقصان و آزار جو بے اجازتِ شرعیہ کسی قول، فعل، ترک سے کسی کے دین، آبرو، جان، جسم، مال یا صرف قلب کو پہنچایا جائے، تو یہ دو قسمیں ہوئیں۔۔۔ اور حقوق العباد میں بھی ملک دیان عز جلالہ نے اپنے دار العدل کا یہی ضابطہ رکھا ہے کہ جب تک وہ بندہ معاف نہ کرے، معاف نہ ہو گا۔"

**(فتاوی رضویہ ملتقطا، جلد24، صفحہ460،459، رضافاؤنڈیشن، لاہور)**

مسلمان کی دل آزاری کرنے والے کے متعلق امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "شرعاً وہ مرتکبِ گناہ ہوا اور نہ صرف حق اللہ بلکہ حق العبد میں بھی مبتلا، اس پر فرض ہے کہ اللہ تعالیٰ سے توبہ کرے اور زید سے اپنا قصور معاف کرائے"

**(فتاوی رضویہ، جلد24، صفحہ337، رضافاؤنڈیشن، لاہور)**

**واللہ اعلم** عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

**کتبـــــــــــــــــــہ**

**مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی**

25 محرم الحرام 1444ھ / 24 اگست 2022ء



نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جا سکتی ہے